اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

یوم پنج شنبہ

جلد ۲۸	۵ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش	یکم شعبان ۱۳۵۹ ھ	۵ ستمبر ۱۹۴۰ ء	نمبر ۲۰۲

سے الگ ہو جائے۔ تو ان کے ہاتھ پلے کچھ نہیں رہتا۔ گوشت خوری کے متعلق گاندھی جی کا یہ جواب جہاں بے حد مضحکہ خیز ہے۔ وہاں اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا کو اپنے پیچھے چلانے اور لوگوں کی خاطر اپنے اصول سے بال بھر بھی پیچھے نہ ہٹنے کا ملکہ صرف انہی انسانوں کو حاصل ہوتا ہے جنہیں خدا تعالیٰ نے دنیا کی راہ نمائی کے لئے مبعوث کرتا ہے۔ وہ یکہ و تنہا ہوتے ہوئے۔ وہ بے یار و مددگار ہوتے ہوئے وہ دنیا کے مقابلہ میں بے سروسامان ہوتے ہوئے۔ وہ ہر طرف سے دشمنوں کے نرغے میں محصور ہوتے ہوئے بھی اس تعلیم پر قائم رہتے ہیں۔ جو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ انہیں اس بات کی پروا نہیں ہوتی۔ کہ کوئی اسے قبول کرتا ہے۔ یا نہیں کرتا بلکہ وہ اس بات کے لئے مامور ہوتے ہیں کہ جو پیغام خدا کی طرف سے انہیں دنیا کے لئے دیا جاتا ہے اسے بلاکم و کاست پہونچا دیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی کوئی مخالفت۔ معاندین کی کوئی عداوت اور مخالفین کی کوئی تکلیف نہ تو ان کے عزم کو متزلزل کر سکتی ہے۔ اور نہ اپنے اصول میں تغیر و تبدل پر مائل کر سکتی ہے۔ ان کے مقابلہ میں دنیا کا بڑے سے بڑا انسان بھی عزم و ارادہ کی پختگی اور استقلال کے لحاظ سے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ وہ قدم قدم پر دیکھتا ہے۔ کہ لوگ اس کا ساتھ دے رہے ہیں یا نہیں۔ وہ ان کی خاطر اپنے بڑے سے بڑے اصل کو بدل لیتے اور اس میں تغیر کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ کیونکہ اس کا سہارا عوام کی رضامندی اور انکی خوشنودی ہوتا ہے۔ اس کی نہایت واضح مثال آج کل گاندھی جی ہیں۔ جو اپنے "اہنسا" کے گورکھ دھندا میں پھنسے ہوئے ہیں۔

گاندھی جی کے "عدم تشدد" کا گورکھ دھندا

گاندھی جی کا "اہنسا" یعنی عدم تشدد ایک ایسا گورکھ دھندا ہے۔ جس نے ایک طرف تو گاندھی بھگتوں کو سخت دماغی اور عملی مشکلات میں مبتلا کر رکھا ہے اور دوسری طرف گاندھی جی کی پریشانیوں کا موجب بنا ہوا ہے۔ کیونکہ آئے دن ان سے اس کے متعلق ایسے ایسے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ جن کے جواب میں بعض اوقات تو وہ جھنجھلا اٹھتے ہیں۔ بعض اوقات یونہی ٹال دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایسی خیالی باتیں پیش کر دیتے ہیں۔ جن کی عملی دنیا میں کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔ حال میں جب ایک موقعہ پر گاندھی جی سے کہا گیا۔ کہ "اہنسا" کے ذریعہ ملکی نظم و نسق کس طرح چلایا جا سکتا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ "یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ مجھے کوئی حکومت کی باگ ڈور نہیں سونپتا۔ ورنہ میں دکھا دوں۔ کہ اہنسا سے کس طرح حکومت کی جا سکتی ہے۔ اگر میں پولیس فورس رکھوں۔ تو یہ محض سدھارکوں کی ایک جماعت ہوگی"۔

گویا گاندھی جی کو بیٹھے بٹھائے حکومت انگریزی اس لئے حکومت کی باگ ڈور سونپ دے۔ کہ وہ اہل ہند کو اپنے عدم تشدد کے تجربات کا تختہ مشق بنانا شروع کر دیں۔ اور جب وہ اپنے تجربہ میں ناکام ہو جائیں یعنی ملک بد امنی اور فتنہ و فساد کی آماجگاہ بن جائے۔ تو وہ روٹھ کر الگ کھڑے ہو جائیں۔ معلوم نہیں پچھلے دنوں جب ہندوستان کے کئی ایک صوبوں میں کانگرسی وزارتیں قائم ہو گئی تھیں۔ کسی صوبہ کی وزارت عظمیٰ کی باگ ڈور گاندھی جی نے خود کیوں نہ سنبھال لی۔ اور کیوں عدم تشدد کے ذریعہ ملکی نظم و نسق قائم کرنے کا تجربہ شروع نہ کر دیا۔ اس وقت اگر وہ چھوٹے پیمانہ پر ہی یہ ثابت کر دکھاتے۔ کہ ہر حالت میں عدم تشدد پر عمل کر کے نظم و نسق قائم رہ سکتا ہے۔ تو پھر کسی کے عقل و فکر میں یہ بات بھی آ سکتی۔ کہ سارے ملک کی حکومت اگر گاندھی جی کے سپرد کر دی جائے تو وہ کامیابی کے ساتھ اسے چلا سکیں گے لیکن عملی طور پر جبکہ انہوں نے کسی ایک صوبہ میں بھی عدم تشدد کے اصل کو کامیاب بنانے کی جرأت نہ کی۔ تو کون کہہ سکتا ہے۔ کہ سارے ملک کی حکومت کی باگ ڈور سنبھال کر وہ اپنے دعوٰے کو درست ثابت کر سکیں گے۔

پھر اگر خود نہیں۔ تو کانگرسی وزراء کو ہی وہ ڈھنگ بتا دیتے۔ جو عدم تشدد کے ذریعہ ملکی نظم و نسق قائم کرنے کے ہیں۔ مگر انہوں نے ایسا بھی نہ کیا۔ اور کانگرسی وزارتوں کو اسی طرح تشدد سے کام لینا پڑا۔ جس طرح غیر کانگرسی وزارتوں نے لیا۔

گاندھی جی سے اسی سلسلہ میں ایک اور سوال کیا گیا اور وہ یہ کہ کیا گوشت اور انڈا کھانا بھی اہنسا کے مطابق ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا: "ہاں۔ ورنہ مسلمانوں۔ عیسائیوں۔ اور بھاری تعداد میں ہندوؤں کو الگ کرنا پڑے گا"۔

جب تشدد کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کرنا بھی تشدد میں داخل ہے۔ تو گوشت جو جانور کی جان لینے کے بعد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کا کھانا گاندھی جی کے نزدیک کس طرح تشدد سے باہر رہ سکتا ہے۔ اس موقعہ پر اس مشکل کو انہوں نے بھی محسوس کیا۔ مگر گوشت خوری کو عدم تشدد کے حدود میں داخل کر لینے کی یہ وجہ بیان کی۔ ورنہ انہیں مسلمانوں، عیسائیوں اور بہت بڑی تعداد میں ہندوؤں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ گویا گوشت خوری میں اس لئے تشدد کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔ کہ اس کا استعمال ہر مذہب کے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد کرتی ہے۔ اور اگر یہ تعداد گاندھی جی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کل کسی قدر بہتر تھی۔ مگر آج پھر سر درد کی شکائت ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ نیز صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کو بخار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت اور جماعتہائے احمدیہ

پونچھ کنوئیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت پڑھ کر جماعت میں کرب و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر نہائت الحاح و زاری کے ساتھ حضور کی صحت و درازی عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ سوا دس روپے کی حقیر رقم حضور کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ کہ جہاں مناسب ہو بطور صدقہ خرچ کی جائے۔ موضع کنوئیاں کے دوستوں نے بھی ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ اس گاؤں کے احباب بھی جماعت احمدیہ پونچھ میں شامل ہیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر بشیر محمود

جبانیہ عراق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت پڑھنے پر مورخہ ۸ / ۱۰ کو نماز عشاء میں سب دوستوں نے حضور کی درازی عمر کے لئے دعائیں کیں اور ۳۲ روپے صدقات کے لئے جمع کر کے دو عدد دنبے اور باقی نقدی غرباء میں تقسیم کی گئی۔

خاکسار معراج الدین امیر جماعت احمدیہ عراق جبانیہ

کندرا پارا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر اضطراب اور بے چینی پیدا ہوئی۔ فوراً چندہ جمع کر کے بہم غرباء میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ اور حضور کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

خاکسار شیخ رحمت اللہ

قلعہ صوبا سنگھ

جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی وصیت پڑھ کر سخت بے چینی ہوئی۔ ہر جمعہ میں تمام جماعت نے متفقہ طور پر حضور کی درازی عمر کے لئے دعائیں شروع کر دیں۔ دوستوں نے بطور صدقہ تین روپے بخدمت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ارسال کئے۔ تا وہ انہیں جس طرح مناسب خیال فرمائیں خرچ کریں۔

خاکسار۔ حکیم عنائت اللہ خان قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

مونگ و کوٹلی افغاناں

جماعت احمدیہ مونگ و کوٹلی افغاناں نے ایک بکرا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے بطور صدقہ ذبح کیا اور سب نے نہائت عاجزی کے ساتھ دعا کی۔ کہ خدا تعالےٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے۔ اور جماعت کو آپ کے روحانی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق دے۔

خاکسار محمد سعید۔ از مونگ

قادیان لے چلو

آج تو مجھ کو دوستو قادیان لے چلو
قادیان لے چلو قادیان لے چلو

آج نہیں ہے اختیار آج بہت ہوں بیقرار
آج نہ ہمدمو رکو قادیان لے چلو

قادیان کی ہوا، قادیان کی فضا
کھینچ رہی ہے روح کو قادیان لے چلو

ہے یہ مسیح کی صدا سب کو ہے وہ بلا رہا
نغمہ حق سنو سنو قادیان لے چلو

میرا حبیب ہے وہاں میرا طبیب ہے وہاں
جیسے بھی جس طرح بھی ہو قادیان لے چلو

قادیان کا نبی بانٹ رہا ہے زندگی
تازہ بتازہ تو بنو قادیان لے چلو

مردے بھی جاگ اٹھے ہیں تنویر کے سوز و ساز سے
ان کو بھی ساتھ ہمرہو قادیان لے چلو

خاکسار شیخ روشن دین تنویر وکیل سیالکوٹ

دعوت عامہ۔ آنریری مبلغین

محمد ذکاء اللہ خان صاحب منشی فاضل نے اپنی رخصتیں تبلیغی دورہ کے لئے وقف کی ہیں۔ وہ اپنے خرچ پر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ و گجرات کا دورہ کریں گے۔ احباب ان سے تعاون و استفادہ حاصل کریں۔ بالخصوص جماعت گجرانوالہ حافظ آباد و گجرات، کھاریاں ان کے دورہ کے پروگرام میں ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بھرتی ہونے کے لئے پروگرام

ذیل میں ریکروٹنٹ کا پروگرام دیا جاتا ہے۔ ان تواریخ پر احمدیہ کمپنی کی بھرتی کے لئے بھی نوجوان کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جن احباب کو اس بارہ میں لکھا گیا ہے وہ خاص توجہ سے کام کریں۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

تاریخ	مقام	وقت	بھرتی کی جگہ
۵ ستمبر	علی وال	۷ بجے صبح	نہر کا رسٹ ہاؤس
" "	گورداسپور	۵ بجے شام	پی ڈبلیو ڈی رسٹ ہاؤس
۸ ستمبر	کاہنووان	۱۰ بجے دن	نہر کا رسٹ ہاؤس
۱۱ ستمبر	ڈیرہ بابا نانک	۷ بجے صبح	ڈاک بنگلہ
۱۷ ستمبر	بٹالہ	۷ بجے صبح	ڈسٹرکٹ بورڈ رسٹ ہاؤس

خاکسار۔ مرزا شریف احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۶)

ابتدائی اسلامی جنگیں محض دفاع اور خود حفاظتی کیلئے تھیں

غیر مسلم مورخین کی طرف سے اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے اپنے پیروؤں کو جبر و تشدد کی تعلیم دی ہے اور اس تعلیم کے زیر اثر مسلمانوں نے ابتدائی زمانہ میں کفار کے خلاف جنگ کئے۔ یہ اعتراض جس قدر حقیقت سے دُور ہے۔ اس کا اندازہ اسی ایک امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں کہیں بھی مسلمانوں کو جبر کی تعلیم نہیں دی گئی۔ اگر اسلام جبر کی تعلیم دیتا۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ شائد ابتدائی اسلامی جنگیں بھی لوگوں کو بزور شمشیر اسلام میں داخل کرنے کے لئے لڑی گئیں۔ مگر جب دلائل سے ثابت ہے۔ کہ اسلام جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔ تو یہ اس بات کا ایک قوی قرینہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے جو جنگیں کیں۔ ان کی وجوہ کچھ اور تھیں۔ اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت جب اسلام کی تعلیم کو دیکھا جائے تو جا بجا جبر کی ممانعت نظر آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ یعنی اے ہمارے رسُول تو لوگوں سے کہدے۔ کہ اسلام ایک سچائی ہے۔ جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہُوئی۔ اب جو تم میں سے چاہے۔ اس پر ایمان لے آئے۔ اور جو نہ چاہے۔ بے شک انکار کر دے۔

اس کی وجہ دوسری جگہ یہ بیان فرمائی۔ کہ فمن اهتدی فانما یهتدی لنفسه ومن ضل فانما یضل علیها۔ یعنی جو شخص ہدایت اختیار کرے گا۔ اس کا فائدہ اسی کو ہوگا۔ اور جو ضلالت کی راہ پر چلے گا۔ اس کا نقصان بھی وُہی اٹھائے گا۔

پس جبکہ قبول کرنے یا نہ کرنے کا نفع نقصان خود انسان کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ تو کسی دُوسرے کو اس میں جبر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وُہ جو طریق چاہے۔ اختیار کرے۔ چاہے تو ہدایت کا راستہ اختیار کرے اور چاہے۔ تو ضلالت کا راستہ۔

سورۃ آل عمران میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قل للذین اوتوا الکتاب والامیین ءاسلمتم فان اسلموا فقد اهتدوا وان تولوا فانما علیک البلاغ واللہ بصیر بالعباد۔ یعنی اہل کتاب اور مشرکین سے کہدے۔ کہ کیا تم اسلام قبول کرتے ہو؟ اگر وُہ اسلام قبول کر لیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ وُہ ہدایت پا گئے۔ لیکن اگر وُہ اس دعوت کو رد کر دیں۔ تو کچھ پروا نہ کر۔ تیرا کام تو صرف الٰہی پیغام لوگوں تک پہونچا دینا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے حالات سے خوب آگاہ ہے۔

قرآن کریم کی یہ آیات اس امر کا ثبوت ہیں۔ کہ دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ سے کام لینا اسلام کے نزدیک کسی صُورت میں بھی جائز نہیں۔ وُہ مذہب کا معاملہ ہر شخص کی ضمیر پر چھوڑتا ہے اور ہدایت کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد اجازت دیتا ہے۔ کہ ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق جو مذہب چاہے۔ اختیار کرے۔ پس جبکہ اسلام کے نزدیک جبر جائز ہی نہیں۔ تو یہ کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو جبراً اسلام میں داخل کرنے کے لئے جنگیں کی تھیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ابتدائی جنگیں محض دفاعی حیثیت رکھتی تھیں۔ صحابہ رضؓ کو اسلام قبول کرنے پر جو جو اذیتیں پہونچائی گئیں۔ وُہ تاریخی کتب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔ یہ تکالیف جب انتہا کو پہونچ گئیں۔ تو مسلمان اپنے مال و املاک کو مکہ میں ہی چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبُور ہو گئے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بھی اپنے وطن مالوف کو خدا تعالےٰ کے جلال کے قیام کے لئے ترک کر دیا۔ اور مدینہ تشریف لے گئے مگر وہاں بھی کفار کی ایذا رسانیاں روز بروز بڑھتی چلی گئیں۔ اور انہوں نے چاہا کہ تلوار کے زور سے اسلام کو مٹا دیا جائے۔ جب یہ جور و ستم اور ظلم و جفا اپنی انتہا کو پہونچ گیا۔ اور مسلمانوں کی مظلومانہ آہوں سے آسمان کا جوش بھر گیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کو کفار سے مقابلہ کی اجازت دے دی۔ اس پر وُہ دفاع اور خود حفاظتی کے لئے لڑے۔ نہ اس لئے کہ کفار کو جبراً مسلمان بنائیں چنانچہ قرآن کریم اسی امر کی شہادت دیتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی یہ ابتدائی جنگیں محض مدافعانہ رنگ رکھتی تھیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا وان اللہ علی نصرهم لقدیر۔ مسلمانوں کو اب جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ اُن پر سخت ظلم کیا گیا۔ اور بے شک خدا ان کی مدد پر قادر ہے۔

ان اللہ یدافع عن الذین امنوا ان اللہ لایحب کل خوان کفور جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس ذریعہ سے ان کے دُشمنوں کو اُن سے دفع کرتا ہے۔ اور درحقیقت اللہ تعالےٰ کسی دغا باز اور ناشکر گزار سے محبت نہیں کرتا۔

مالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من هذه القریة الظالم اهلها واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا۔ تمہیں کیا ہُوا۔ کہ تم خدا کی راہ میں جہاد نہیں کرتے۔ حالانکہ کمزور اور بے بس مرد بھی اور عورتیں بھی اور بچے بھی دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔ کہ اے خدا ہمیں اس بستی سے نجات دے۔ جس کے باشندے ہم پر ظلم کر رہے ہیں۔ اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا ولی اور نصیر بنا۔

ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ مسلمانوں نے جو جنگیں کیں۔ وُہ مدافعانہ رنگ رکھتی تھیں۔ اُن سے یہ غرض ہرگز نہیں تھی کہ کسی کو جبراً مسلمان بنایا جائے۔ علاوہ ازیں جب مسلمانوں پر قتال فرض ہُوا۔ اس وقت ان کی جو حالت تھی۔ وُہ بھی جبر کے اعتراض کو رد کرتی ہے۔ بھلا چند کمزور اور نہتے لوگ جن کے خلاف ملک عرب کی تمام طاقتیں متحد تھیں۔ اور جن کی حالت یہ تھی۔ کہ ڈر کے مارے رات کو وُہ میٹھی نیند بھی نہیں سو سکتے تھے۔ وُہ کس طرح سارے عرب کے خلاف نبرد آزما ہو سکتے تھے۔ جب تک ان کے دلوں میں یقین کامل کے ساتھ یہ بات گڑ نہ جاتی کہ اب انکی جانوں اور انکے ایمان کی حفاظت کا انحصار اسی امر پر ہے۔ کہ وُہ ہرچہ بادا باد کہکر میدان جنگ میں کُود پڑیں۔ اور مردانہ وار اپنی جان دیدیں۔ پس رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں پر غیر مسلم مورخین کی طرف سے جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ وُہ واقعات کی روشنی میں بالکل غلط ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے اس وقت تلوار اُٹھائی۔ جب دُشمن تلوار کے زور سے اسلام کو مٹانے پر کمربستہ ہو گیا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ وُہ اس مذہب کو جو دُنیا کی ہدایت کے لئے زمین و آسمان کے خدا نے نازل کیا تھا۔ صفحۂ ہستی سے معدوم کر دے۔ لوگ تو فانی اشیاء کی حفاظت کے لئے سر بکف ہو کر میدانِ جنگ میں کُود پڑتے ہیں۔ پھر یہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ مذہب جیسی قیمتی چیز کو برباد کیا جاتا۔ اور اس کی حفاظت کے لئے کوئی مؤثر قدم نہ اُٹھایا جاتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنی معیار و لو تقول علینا کے مطابق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صادق ثابت ہوتے ہیں نہ کہ بہاء اللہ ایرانی

(۲)

وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ جھوٹے مدعی نبوت کو ۲۳ سال مہلت مل جاتی ہے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخاطب کرکے یہ چیلنج دیا۔ کہ

(۱) "اگر یہ بات صحیح ہے۔ کہ کوئی شخص نبی یا رسول یا مامور من اللہ ہونے کا دعوے کرکے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگوں کو سنا کر پھر باوجود مفتری ہونے کے برابر تیئیس برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے زندہ رہا ہے تو میں ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اس کے جو مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دے دے پانسو روپیہ نقد دے دوں گا" (اربعین صفحہ ۵۲-۵۳)

(۲) "اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں (اکبر بادشاہ وغیرہ) نے نبوت کے دعوے کئے اور تیئیس برس تک ہلاک نہ ہوئے تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعوے ثابت کرنا چاہیئے۔ اور وہ الہام پیش کرنا چاہیئے۔ جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا۔ یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے جس کی نسبت یہ ضروری ہے۔ کہ بعض کلمات پیش کرکے یہ کہا جائے۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ہمارے پر نازل ہوا ہے۔" (اربعین صفحہ ۱۲۰)

اس چیلنج نے مخالفین کے خیال کو ملیامیٹ کر دیا۔ کیونکہ آیت ولو تقول علینا کی شرائط کے ساتھ کبھی جھوٹے مدعی نبوت کو تیئیس برس کی مہلت نہیں ملی۔ اور نہ مل سکتی ہے۔ اگر کسی کو اس میں شبہ ہو تو وہ اس دعوے کو توڑنے کے لئے ایک مثال ہی پیش کرکے دکھائے کیا کوئی ایسا کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

بابیت کے بانی کا دعوے

چونکہ بابیت اور بہائیت کا مقصد قرآن مجید کو منسوخ اور قرآنی حقائق کو مسخ شدہ صورت میں پیش کرنا ہے۔ اس لئے بعض بہائی ولو تقول علینا کے معیار کو بھی مشتبہ کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ سید علی محمد نے بہائی تاریخ کے مطابق ۲۳ مئی ۱۸۴۴ء کو باب ہونے کا دعوے کیا۔ چند آدمی ان کے ساتھ ہوئے مگر حالت یہ تھی کہ:۔

"۱۸۴۹ء سے قبل کوئی بابی کہلوانے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ اور یہ لفظ بدترین گالی سے بدتر خیال کیا جانے لگا"

(رسالہ بہاء اللہ کی تعلیمات مطبوعہ آگرہ صفحہ ۵۹)

۹ جولائی ۱۸۵۰ء کو سید علی محمد تبریز میں قتل کر دیا گیا۔ بابیت کے بانی کے دعوے کا مجموعی زمانہ پانچ چھ سال بنتا ہے۔ اس لئے اس مختصر مضمون میں ان کے دعوے کی نوعیت پر بحث کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ بہائی بھی اس کو معیار ولو تقول علینا کے مطابق پیش نہیں کرتے۔

بانی بہائیت کے دعوے کا زمانہ

مرزا حسین علی المعروف بہاء اللہ نے کب دعوے کیا۔ اس کے متعلق بہائیوں کے مختلف بیانات ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ۱۸۶۳ء میں بہاء اللہ نے بابیوں کا موعود من یظہرہ اللہ ہونے کا دعوے کیا۔ اور ۱۸۹۲ء میں ان کی وفات ہوئی۔ آجکل بہاء اللہ کی اس زندگی کو بہائی لوگ آیت ولو تقول علینا کے ماتحت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ضرورت پیش آئی۔ کہ اس امر کی تحقیق کی جائے کہ کیا بہاء اللہ کا دعوے آیت ولو تقول علینا کی رو سے سچا ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ سب سے پہلے نوعیت دعوے متعین ہونی چاہیئے۔

کیا بہاء اللہ نے دعوئی نبوت کیا

بہائی لٹریچر اس بارے میں متفق ہے کہ بہاء اللہ نے دعوے نبوت نہیں کیا بہاء اللہ کی کسی تصنیف میں نبوت کا دعوے موجود نہیں۔ بہائیوں کی مشہور کتاب الفرائد میں لکھا ہے۔

"اینکہ جناب شیخ گمان فرمودہ اند کہ شاید ادعائے ایشاں ادعائے نبوت باشد محض وہم وگمان خود جناب شیخ است وہر کس با اہل بہاء معاشر دیا از کتب ایں طائفہ مطلع باشد میداند کہ نہ در الواح مقدسہ ادعائے نبوت وارد شدہ ونہ بر السنۂ اہل بہاء لفظ نبی برآں وجود اقدس اطلاق گشتہ" (الفرائد ص۲۷۵)

یعنی یہ کہنا سراسر غلط اور باطل ہے کہ باب یا بہاء اللہ نے دعوئی نبوت کیا ہے۔ جو شخص بہائیوں سے ملتا ہے۔ یا ان کی کتابوں سے آگاہ ہے اسے بخوبی معلوم ہے۔ کہ الواح مقدسہ یعنی تصنیفات بہاء اللہ میں کہیں دعوے نبوت موجود نہیں۔ اور نہ ہی بہائی لوگ بہاء اللہ پر لفظ نبی کا اطلاق کرتے ہیں۔

مصر میں بہائیوں نے ۱۹۳۱ء میں ایک رسالہ بعنوان "البہائیہ" شائع کیا۔ اس میں لکھا۔

(الف) نقول ان حضرة الباب ما ادعی الرسالة ولا النبوة ص۲

ترجمہ: ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت باب نے نہ رسالت کا دعوے کیا تھا۔ اور نہ نبوت کا۔

(ب) ان حضرة البهاء وحضرة عبد البهاء وحضرة الباب لم يدع احد منهم النبوة ص۲

ترجمہ: یقیناً حضرت بہاء اللہ عبد البہاء اور حضرت باب میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعوے نہیں کیا۔

مولوی عبد اللہ صاحب بہائی سری نگر نے بھی لکھا ہے۔

"کہا جاتا ہے کہ بہاء اللہ نے مرزا صاحب کی طرح نبوت کا لفظ اپنے دعوے میں استعمال نہیں کیا۔ یہ درست ہے۔" (اشراق حقیقت ص۵)

ان تمام بیانات سے واضح ہو گیا۔ کہ بہاء اللہ کا دعوے نبوت کا ہرگز نہ تھا۔

بہاء اللہ کا دعوے الوہیت کا تھا

بہاء اللہ کی تصنیفات اور بہائی لٹریچر پر نظر غائر ڈالنے والا انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔ کہ بہاء اللہ کا دعوے اسی طرح الوہیت کا ہے۔ جس طرح عیسائی حضرت مسیح کی طرف دعوے الوہیت منسوب کرتے ہیں بہائیوں کے عقیدہ کی رو سے بہاء اللہ کی بعینہٖ وہی پوزیشن ہے جو نصاریٰ کے عقیدہ کی رو سے حضرت مسیح کی ہے۔ گویا جس طرح عیسائی مسیح کو ایک لحاظ سے کامل انسان اور ایک لحاظ سے کامل خدا مانتے ہیں۔ اسی طرح بہائی بہاء اللہ کی الوہیت کے قائل ہیں (باقی)

خاکسار ابو العطاء جالندھری نزیل سرینگر

گورنمنٹ انجینئرنگ کالج رسول

جو احباب رسول انجینئرنگ سکول میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ یا اکتوبر ۱۹۴۰ء سے شروع ہونے والے سیشن میں داخل ہونے کے لئے جانے والے ہوں وہ ہر قسم کا مشورہ حاصل کرنے کے لئے مجھ سے خط و کتابت کریں۔

میکلیگن انجینئرنگ کالج مغلپورہ میں داخل ہونے کے بارے میں یا دوسری انجینئرنگ لائنز میں جانے کے لئے بھی مشورہ لیا جا سکتا ہے۔ مشورہ حاصل کرنے کے لئے اپنی عمر صحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

درس وتدریس

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ ٹبورا ٹانگانیکا سے لکھتے ہیں :۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار ٹبورا میں بعد نماز صبح حقیقۃ الوحی کا درس اردو میں ہندوستانیوں کو دیتا رہا ۔ اور پھر افریقن احمدیوں کے لئے سواحیلی زبان میں خلاصہ مطلب بیان کرتا ۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اقوال سے افریقن بھی اپنے نفوس کا تزکیہ کرسکیں ۔ بعد نماز مغرب قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ سنایا جاتا ۔ اور ماہ زیر رپورٹ کے آخری ہفتہ سے مغرب کے بعد افریقن کو نماز یاد کرانی شروع کی گئی ہے ۔ اور وقتاً فوقتاً رسالہ سواحیلی کے مضامین ۔ اور بعض نو احمدیوں کے قبول احمدیت کے حال سنائے جاتے رہے

تبلیغی گفتگو اور ملاقاتیں

شیخ صالح احمدی افریقن مبلغ کے مکان پر اس عرصہ میں کئی مرتبہ غیر احمدی افریقن بغرض تعزیت بر وفات اہلیہ شیخ صاحب آئے ۔ انہیں جہاں شیخ صالح صاحب خود تبلیغ کرتے رہے ۔ وہاں خاکسار کو بھی تبلیغ کرنے کا موقع ملا ۔ بعض اوقات بیس کے قریب آدمی جمع ہوجاتے رہے ۔ اور ان غلط فہمیوں کے ازالہ کرنے کا موقعہ ملتا رہا ۔ جو مخالفین نے ہمارے خلاف مشہور کر رکھی ہیں ۔ اسی طرح بعض افریقن کو ختم نبوت کے معانی اور مفہوم بتایا گیا ۔ یوم التبلیغ مورخہ ۱۴ جولائی کو اولاً ہمسایوں اور پھر دوسرے لوگوں میں انڈین وافریقن احمدیوں نے تبلیغ کی ۔ اور ارد گرد کے علاقہ میں بعض دور دور کے گاؤں میں جاکر افریقن نے آمد مسیح موعودؑ کی خوشخبری سنائی ۔ ڈسٹرکٹ آفیسر صاحب سے مل کر انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ متعلق الہام Abdicated پڑھنے کو دیا ۔ اور بعض اور پرچے Sunrise کے پڑھنے کو دیئے ۔ Bolton کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف مطالعہ کے لئے ان کی خواہش پر دی ۔ ایک زنجبار سے آمدہ تعلیم یافتہ کو Sunrise کے پرچے اور احمدیت یا حقیقی اسلام پڑھنے کو دی ۔

تقسیم لٹریچر

علاوہ ازیں اس عرصہ میں پچیس تعلیم یافتہ افریقن کو بذریعہ ڈاک رسالہ سواحیلی بھجوایا گیا ۔ ایک عرب کو ممباسہ میں عربی میں تبلیغی لٹریچر روانہ کیا گیا ۔ لنڈن سے قبر مسیح کا اشتہار اس عرصہ میں پہنچا ۔ ایک سو اسّی کے قریب تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کئے گئے ۔ اور بعض دوکانوں کے دروازہ پر بھی لگایا گیا ۔ اور پمفلٹ What is Islam, Holy Prophet اور You were told اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ۔ اور " دنیا میں تبلیغ اسلام " ٹریکٹ بھی اس عرصہ میں تقسیم کئے گئے ۔ بعض غیر احمدیوں نے حقیقۃ الوحی کا مطالعہ اس عرصہ میں شروع کر رکھا ہے ۔

تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۳ خطوط لکھے جو مرکزی نظارتوں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور مقامی جماعتوں کو تبلیغی ۔ تعلیمی اور مالی معاملات وغیرہ کے متعلق تحریر کئے گئے ۔ ایک غیر مسلم سکھ دوست نے حضرت اورنگ زیب اور عورتوں کے حقوق اقوام عالم میں بعثت انبیاء ۔ اور آئندہ کے لئے صرف اسلام سے برکات کے حصول کو مخصوص کر دینے ۔ گوشت خوری اور منشی اشیاء کے متعلق بعض سوالات دریافت کئے تھے ۔ جن کے جوابات انہیں بھجوائے گئے ۔ ہمارے انگریزی پمفلٹ What is Islam کو پڑھ کر انہیں یہ سوالات پیدا ہوئے تھے (۳) رسالہ سواحیلی کے لئے بعض مضامین بزبان سواحیلی لکھے گئے (۴) قرآن مجید کا ترجمہ سواحیلی اس عرصہ میں بھی کیا جاتا رہا ۔ اور خدا کے فضل سے ایک سپارہ کا ترجمہ ہوسکا ۔ گویا اس وقت تک چار سپاروں کا یعنی تیس ۔ انتیس ۔ اٹھائیس اور ستائیس کا ہوچکا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کام کی تکمیل کی توفیق بخشے وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز وھو ارحم الراحمین (۵) " احمدیت یا حقیقی اسلام " کتاب کا بھی سواحیلی میں ترجمہ کرنے کا انتظام اس عرصہ میں کیا ہے اور خدا کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ یہ کام بھی پایہ تکمیل تک پہنچے گا ۔ انشاء اللہ العزیز ۔

خطبات جمعہ

اس عرصہ میں مندرجہ ذیل مضامین پر خطبات پڑھے گئے (۱) موت فوت کے متعلق اسلامی دستور اور شریعت اسلامیہ کی ہدایات (۲) الہام Abdicated کے متعلق حضور کے خطبہ کا مضمون (۳) تحریک جدید کے مطالبات (۴) کامیابی وترقی کے ذرائع ۔

احمدیہ سکول

ماہ زیر رپورٹ میں مجھے سکول میں زیادہ وقت دینا پڑا ۔ شیخ صالح صاحب بوجہ بیمار ہوجانے کے قریباً سارا ماہ جولائی حاضر نہ ہوسکے ۔ اس وجہ سے لڑکوں اور لڑکیوں کی دینیات کی تعلیم کے لئے ان کا وقت مجھے لینا پڑا ۔ لڑکیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن شروع کرایا گیا ہے اسلام کی موٹی موٹی باتیں ۔ احمدیت اور دیگر احمدیت کے خاص امتیاز وغیرہ انہیں سمجھائے گئے ۔ میں نے اپنی کسی گذشتہ رپورٹ میں احباب سے درخواست کی تھی ۔ کہ اللہ تعالیٰ اگر کسی بھائی کو توفیق دے تو تین درجن قاعدے یسرنا القرآن اور ایک درجن قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن احمدیہ سکول ٹبورا کے غریب و محتاج افریقن طلباء کیلئے مہیا فرماکر ثواب دارین حاصل کریں ۔ قادیان کی مجلس خدام الاحمدیہ اگر چاہیں تو اس تعلیمی کام کے لئے ہمت کرکے اجر عظیم حاصل کرسکتی ہیں ۔ امید ہے کہ ہمارے نوجوان و باہمت خدام اور مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تائد اس درخواست پر توجہ فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں گے

علاوہ دینی تعلیم کے مقررہ نصاب کے ماتحت دیگر علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں ۔ اس ماہ یورپین انسپکٹر آف سکولز نے سالانہ معائنہ کیا ۔ اور مندرجہ ذیل رائے کا اظہار اپنے ریمارکس میں کیا ہے :۔

I consider that the school is doing a good work and deserves support

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس سکول کو اسلام کی ترقی کیلئے ایک ذریعہ بنائے قیدیوں کی تعلیم کیلئے اس عرصہ میں ایک مرتبہ خاکسار کو جانا پڑا ۔ اور انہیں احمدیت کی تبلیغ کی ۔ نماز وغیرہ کے مسائل سمجھائے جاتے رہے

افریقن عورتوں کی تعلیم وتربیت

ہر جمعہ افریقن عورتوں کی دارالتبلیغ میں میٹنگ ہوتی ہے ۔ اس ماہ سے خاکسار کی اہلیہ نے انہیں نماز یاد کرانی شروع کردی ہے ۔ سکول کی لڑکیوں کو بھی نماز یاد کرا رہی ہیں ۔ اور عورتوں نے گھر میں آکر بھی نماز شوق سے شروع کر دی ہے

نئے احمدی

اس عرصہ میں تین افریقن نے بیعت کی ان کے بیعت فارم پر کرکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں روانہ کئے جارہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں سچا اخلاص اور استقامت عطا فرمائے آمین اور ایک انڈین میاں غلام غوث صاحب نے باقی آخر

[illegible]

لبسنت مالتی رس ۔ دل ۔ دماغ اور پٹھوں کی طاقت نیز ہر قسم کے ضعف کو دور کرنے کیلئے لاثانی دوا ہے ۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ششم کے جہاد کبیر میں اپنے وعدے پورے کرنیوالے مجاہدین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یکم ستمبر ۴۰ء کو دوسری فہرست دعا کے لئے پیش کی جاویگی۔ ۳۱ اگست تک وعدے پورے کرنے والے مجاہدین کا ایک حصہ ذیل میں اس نوٹ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جو مجاہد اپنا عہد پورا کر چکے ہیں۔ انہیں اطلاع ہو جائے۔ کہ ان کے نام دعا کے لئے پیش ہو چکے ہیں۔ جو احباب باوجود دلی تڑپ اور ارادہ کے پوری جد و جہد کے کامیاب نہیں ہو سکے۔ وہ اپنی سعی کی دوڑ ڈھیلی نہ کریں۔ بلکہ اپنی کوشش جاری رکھیں۔ اور ماہ ستمبر میں وعدہ کی رقم ادا کریں۔

چوہدری نعمت خان صاحب کریام ۱۰/۲
مولوی چراغ دین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ شیخوپورہ ۱۶/۶
چوہدری احمد علی صاحب " ۵/۸
شیخ احمد حسن صاحب " ۶/-
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب معہ اہل و عیال مکانہ ۱۷/-
علی احمد صاحب جھٹوان ۵/۴
محمد ابراہیم صاحب " ۷/۸
چوہدری اللہ دتا صاحب آنبہ ۵/-
رحمت بی بی صاحبہ " ۸/-
مولوی محمد عبد المجید صاحب مشرق پور ۱۰/۴
ملک محمد شفیع صاحب پٹواری " ۱۰/۸
شیخ محمد انور صاحب موہلن وال ۵/۴
حافظ محمد الدین صاحب قریشی چک پیپور ۱۷/۱۱ ۵/۴
چوہدری منظور حسین صاحب " " ۲۰/۲
" نبی بخش صاحب " " ۸/۶
" اللہ یار بخش صاحب " " ۵/۴
" مسعود احمد صاحب معہ والدہ صاحبہ سید والہ ۱۰/۶
غلام اللہ صاحب اسلم سید والہ ۱۰/-
چوہدری عبد الحق صاحب پٹواری حلقہ چھاؤنی لاہور ۱۶/۴
چوہدری محمد اکرم صاحب پٹواری حلقہ چھاؤنی لاہور ۶/۴
میاں محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر گوجرانوالہ ۲۷/-
اہلیہ صاحبہ میر محمد بخش صاحب " ۵/۴
" ماسٹر غلام نبی صاحب جنتانی ۵/۴
" میاں محمد عبد اللہ صاحب درزی ۷/-
" شیخ عبد المجید صاحب " ۵/۴/-
" محمد شفیع صاحب " ۵/۳/-
ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب معہ اہل و عیال ولد محمد حسین صاحب وزیر آباد ۱۱۷/-
میاں خوشی محمد صاحب مدرسہ چٹھہ ۵/۲

چوہدری بشیر احمد صاحب حافظ آباد ۳۰/۵
" خان محمد صاحب پنشنر گردادر لوپریکی فالہ ۵/۸
" سردار خان صاحب موہلنکی ۱۴/-
" محمد خان صاحب " ۹/۱
" حیات محمد صاحب " ۴/۸
" سلطان علی صاحب نمبردار گجو چک ۵/۳
نور الدین صاحب ترگڑی ۵/۳
اللہ لوک صاحب " ۵/۴
میاں درست محمد صاحب بھاکا بھٹیاں ۵/-
ملک محمد عبد اللہ خان صاحب امین آباد ۵/۴
شیخ محمد امین صاحب " ۵/۴
محمد عظیم صاحب مدرس باؤلی نو پریم کوٹ ۵/-
کرم داد صاحب " ۵/-
محمد مراد صاحب " ۵/-
قاضی نور احمد صاحب " ۵/-
منشی خان صاحب اکال گڑھ ۵/-
بابو محمد عبد اللہ صاحب نانوالہ ۲۴/-
چوہدری غلام محمد صاحب چاہ منڈانوالہ ۵/۴
بابو احمد الدین صاحب کھیوڑہ ۵/۱۰
بابا بوڑا صاحب لائل پور ۵/۲
ماسٹر محمد الدین صاحب گوجرہ ۵/۸
" کرم شاہ صاحب " ۵/۸
" محمد عبد اللہ صاحب " ۵/۸
خواجہ عبد الحق صاحب شاہتانی " ۶/۸
مسماۃ ستان صاحبہ " ۵/۲
سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ غلام حسین صاحب گوجرہ ۵/۲
چوہدری جمعہ خان صاحب چک ۹۵ احمد آباد ۵/۴
مستری عمر الدین صاحب چک ۹۵ احمد آباد ۵/۴
شریف احمد صاحب " " ۵/۲
امان اللہ صاحب " " ۵/۲
عطا الٰہی صاحب چک ۱۳۵ اجنڈانوالہ ۵/۴
مشتاق احمد صاحب " " ۵/۶

عطا محمد صاحب چک ۱۳۵ اجنڈانوالہ ۵/۶
سید عنایت حسین شاہ صاحب معہ اہلیہ چک ۸۸ ۱۵/-
بھائی نور الدین صاحب چک ۹۸ ج ب ۵/-
چوہدری رشید احمد صاحب " ۸/-
" غلام محمد صاحب کھوکھر جڑانوالہ ۵/۷
ایم عبد الغنی صاحب پہاڑنگ ۱۲۶ ۵/۲
نذیر احمد صاحب چک ۳۹ ج ب ۵/-
بشیر احمد خان صاحب " ۵/۶
چوہدری کریم بخش صاحب " ۲۳۲ ۲۷/۲
" نواب الدین صاحب " جھمرہ ۳۰/-
فضل الرحمن صاحب اسلم جھنگ ۱۵/-
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب جیل اوورسیر لائل پور ۵/۵
امیر الدین صاحب تالیاں ۵/۸
منشی تصدق حسین صاحب مرحوم سرگودھا ۶/۲
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/۲
مخدوم محمد ایوب صاحب بھیرہ ۷/-
عطاء الرحمن صاحب " ۵/-
ملک ہدایت اللہ خان صاحب خوشاب ۵/۵
" نصر اللہ خان صاحب " ۶/۱
منشی ضیاء الدین صاحب معہ اہلیہ ٹہ معدر انجمہ ۱۱/۶
شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن ۸/-
ایم رحمت اللہ صاحب چک ۷۸ ۱۵/-
چوہدری حاکم الدین صاحب چک ۴۶ شمالی ۱۲/۸
میاں غلام فرید صاحب ادرحمہ ۵/-
چوہدری عطاء اللہ خان صاحب چک ۴۹ ج ۵/۸
" محمد خان صاحب " ۶/-
" شیر محمد خان صاحب " ۵/۵
" محمد شریف صاحب چک ۶۳ ج ۵/۸
چوہدری سید عالم صاحب کالوعال سرگودھا ۵/۶
" محمد عالم صاحب چک ۳۳ ج ۵/۱۲
" کرم الدین صاحب " ۶/۲

ملک سجادہ صاحب چک ۳۳ ج ۶/۲
مولاداد صاحب " ۵/۲
خوشی محمد صاحب " ۵/۱/۳
مولوی احمد الدین صاحب چک ۱۱۷ ج ۱۲/-
بشیر الدین صاحب مدرس " ۵/۴
جلال الدین صاحب " ۳۷ ج ۱۰/-
محمد علی صاحب " " ۵/-
راجہ محمد نواز خان صاحب گوجرخان ۵۰/۱
منشی محمد عبد اللہ صاحب پٹواری کوٹلہ سیدان ۶/۴
قریشی محمد حسین صاحب بدری لک سرگودھا ۵/۸
ماسٹر امام علی صاحب حضور پور بھیرہ ۵/۳
ملک نبی محمد صاحب گجہ گھیاٹ ۵/۹
چوہدری احمد الدین صاحب وکیل گجرات ۱۰/-
" فضل احمد صاحب " ۱۲/-
میاں محکم الدین صاحب پنشنر کالا " ۵/۴
شمشیر علی صاحب ہیڈ داڑنجان ۷/-
میاں عبد القادر صاحب راولپنڈی ۱۰/-
چوہدری شیخ محمد صاحب بٹالوی معہ اہلیہ صاحبہ ۳۴/۵
ملک غلام رسول صاحب ٹانگ جبل پور ۵/۴
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظہیر احمد صاحب راولپنڈی ۱۰/-
قاضی عبد الغنی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ راولپنڈی ۱۵/۸
چوہدری محمد رشید خان صاحب راولپنڈی ۱۶/-
میاں محمد یعقوب صاحب بھیروی ۱۵/-
بابو عبد الرحمن صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۳۰/-
نائک بہادر خان صاحب راولپنڈی ۶/-
قریشی محمد شفیع صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۵۵/۸
عبد الرحمن صاحب بیگا بگیال ۵/-
پیر عبد الرحمن صاحب کیمبل پور ۶/۴
میاں جان محمد صاحب پنشنر " ۱۲/۸
" عزیز محمد صاحب مدرس ۷/-
ملک ولایت خان صاحب سروالہ ۳۰/-
ڈاکٹر برکت اللہ خان صاحب کوٹ فتح خان ۲۷/-
چوہدری ولی محمد صاحب پنشنر پنڈی گھیب ۱۰/-
ماسٹر سلطان محمد صاحب چک امرال ۷/۲
شیخ عبد الرحیم صاحب ڈیرہ غازی خان ۱۰/-
حاجی حسن صاحب " ۴/-
غلام محمد صاحب " ۴/-

(باقی) (انچارج فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین سے فیصلہ کا آسان طریق

سکرٹریان اصلاح و ارشاد اور تبلیغ کی طرف خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرمودہ ۱۹ وفا ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۴۰ء علیحدہ چھپوا کر بھجوایا جا رہا ہے جس میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کے پیش کردہ بورڈ کے ذریعہ طریق فیصلہ کی غیر معقولیت ظاہر کر کے ایک نہایت آسان اور معقول طریق فیصلہ پیش کیا گیا ہے جس سے بلا شک و شبہ تبدیلی عقائد کی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے۔ اور معلوم ہو جاتا ہے کہ کس فریق نے اپنے عقائد تبدیل کرلئے اور کون انہی عقائد حقہ پر ثابت قدم ہے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ احباب اس خطبہ کو کوشش سے غیر مبایع اصحاب تک پہنچائیں۔ اور انہیں اس نہایت ہی معقول اور آسان طریق فیصلہ پر آمادہ کریں۔ تاکہ حق و راستی کے دلدادوں کے لئے موجب ہدایت ہو اور اختلاف کی اصل بناء ظاہر ہو جائے۔

اس خطبہ کے ساتھ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کا ایک محققانہ مضمون "غیر مبایعین کے چھ اہم سوالات کے مفصل جوابات" رسالہ کی صورت میں چھپوا کر بھجوایا جا رہا ہے۔ جو کہ ہو متلاشیان حق کے لئے انشاء اللہ العزیز مشعل راہ ثابت ہوگا۔ احباب مرسلہ لٹریچر کا خود بھی مطالعہ کریں اور غیر مبایعین تک نہایت درد مندی اور اخلاص سے پہنچائیں۔ مہتمم نشر و اشاعت قادیان

چوتھائی قیمت

بچے سے بوڑھے تک کہانی شوق سے سنتے ہیں بلکہ دل الناس اسی طرح کی خلقت انسانی کے مطابق تمام مذہبی صحیفے میں اسی لئے ہیں قرآن شریف بھی احسن القصص ہے جن سینما دیکھنے ناول پڑھنے ریڈیو سننے والوں کو مذہبی کتابیں پڑھنے کی فرصت نہیں ان کو کتاب خاتم النبیین نہایت دلچسپ انداز میں دیجئے اس کتاب کو ختم کئے بغیر تا ہے نہیں رکھ سکیں گے اسی وجہ سے احمدی اکابرین اس کتاب کو نہایت موثر تبلیغ کا طریقہ تسلیم کر چکے ہیں کیونکہ کتاب غیر احمدی میں احمدیت کا کشش کر دیتی ہے اب اس کوچپ طریقہ سے ہر شخص کو تبلیغ کرنے کی خاطر مسرات مشہور کی کتاب کی قیمت چار روپے کی بجائے ایک روپیہ کر دی ہے تاکہ جس کو تبلیغ کرنے کی بالکل فرصت نہیں وہ بھی تبلیغ کے اجر عظیم حاصل کر سکے۔ ڈاک خرچ ذمہ خریدار

منیجر بک ڈپو مندر عابد منزل بلیماران دہلی

قادیان اور اس کے گردو نواح میں زمین خریدنے والوں کے لئے ایک ضروری اعلان

بعض اصحاب قادیان میں ہمارے مزارعان موروثی یا غیر موروثی دخیلکاروں کے ساتھ ان کی زیر قبضہ زمین کے متعلق بیع و رہن کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ یا ہمارے پاس اجازت کیلئے آتے ہیں۔ ایسے جملہ اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دخیلکاران اپنی زیر قبضہ زمین کے مالک نہیں ہیں بلکہ محض مزارعان موروثی ہیں جنہیں اپنی زمین کے رہن رکھنے یا بیع کرنے یا زراعت کے سوا کسی اور استعمال میں لانے کا قطعاً کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ پس آئندہ کوئی صاحب ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو کر کے اپنا نقصان نہ کریں۔ باقی رہا یہ امر کہ مالکان اراضی کی پیشگی اور تحریری اجازت کے ساتھ اراضی دخیلکاری حاصل کی جائے سو گو قانوناً ایسا ہونا ممکن ہے لیکن چونکہ اس سے مالکان کے حقوق پر وسیع اثر پڑتا ہے۔ اور اور بھی کئی قسم کی مشکلات اور ناگوار حالات کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اسلئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ لہذا احباب کو چاہئے کہ ایسی اجازت کے حاصل کرنے کے درپے نہ ہوں۔

علاوہ ازیں قادیان کے گردو نواح میں تین گاؤں ایسے ہیں جہاں کے باشندگان اپنی اراضیات کے کامل مالک نہیں ہیں بلکہ صرف حقوق ملکیت ادنیٰ رکھتے ہیں اور ملکیت اعلیٰ کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں۔ یہ دیہات ننگل باغبانان اور بھینی بانگر اور کھارا ہیں احباب کو چاہئے کہ ان دیہات میں بھی کوئی سودا بغیر مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت حاصل کرنے کے نہ کریں ورنہ یہ پابندی ان دیہات کے قدیم اور اصل باشندگان کے سوا باقی سب اصحاب پر عائد ہوگی۔ خواہ وہ اس سے قبل ان دیہات میں کوئی اراضی حاصل کر چکے ہوں یا آئندہ کریں۔

خلاصہ یہ کہ قادیان کی اراضی دخیلکاری کی خرید وغیرہ بہر صورت ممنوع ہے۔ اور کسی صورت میں اس کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ اور ننگل اور بھینی اور کھارا کی اراضیات ملکیت ادنیٰ کی خرید وغیرہ خاص حالات میں ہو سکتی ہے۔ مگر اس کے لئے مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت ضروری ہوگی۔ امید ہے۔ کہ اس واضح اعلان کے بعد کوئی صاحب اس اعلان کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے نقصان اور ہماری پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔

ان تین دیہات کے علاوہ قادیان کے گردو نواح میں بہت سے دیہات ایسے ہیں جن میں کثرت کے ساتھ زمین مل سکتی ہے۔ ایسے دیہات میں اراضی خریدنے والوں کو انشاء اللہ ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔ اے قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان بہادر شیخ عنایت اللہ صاحب آنریری سب جج بہادر درجہ چہارم سیالکوٹ

مقدمہ ۸۹ بابت ۱۹۴۰ء

محمد دین ولد علی محمد قوم حجام ساکن موضع کھروڑ تحصیل و ضلع سیالکوٹ بذریعہ سید موج حسین شاہ ولد سید سوہنے شاہ قوم سید ساکن کھروڑ مختار خاص مدعی

بنام

محمد اسحٰق ولد امام دین قوم راجپوت ساکن شہر سیالکوٹ محلہ خمیہ دوزاں حال ٹیلر ماسٹر پلٹن ۳/۱۷ ڈوگرہ رجمنٹ چھاؤنی بریلی (مدعا علیہ)

دعویٰ دلاپانے ۲۰۹/۰ روپے

اشتہار بنام محمد اسحاق ولد امام دین قوم راجپوت ساکن شہر سیالکوٹ مدعا علیہ مذکور

مقدمہ مندرجہ عنوان میں محمد اسحاق مدعا علیہ مذکور کے نام کئی دفعہ سمن جاری کئے گئے ہیں۔ اور وہ دیدہ دانستہ تعمیل کرنے سے گریز کرتا ہے جس کی تعمیل بذریعہ معمولی طریقہ ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار ہذا بنام محمد اسحٰق مدعا علیہ مذکور کے نام زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر محمد اسحٰق مذکور بتاریخ ۱۰/۹ بمقام سیالکوٹ حاضر عدالت نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۰/۸ کو بثبت ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) آنریری سب جج بہادر درجہ چہارم سیالکوٹ

مہر عدالت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فاروق کے متعلق ارشاد

فرمایا "فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے"۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں ڈھائی روپیہ سالانہ میں انہیں ہر ہفتہ میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

المعلن خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روم ۳ ستمبر۔ رومانوی حکومت نے حکم دیا ہے۔ کہ ٹرانسلوینیا میں کسی قسم کے مظاہرے نہ کئے جائیں۔ کیونکہ جرمن گورنمنٹ ان سے ناراض ہو رہی ہے۔ ہنگرین افواج ٹرانسلوینیا میں داخل ہوگئی ہیں رومانوی افواج پیچھے ہٹ رہی ہیں سب شہروں میں پولیس کا پہرہ مضبوط کر دیا گیا ہے۔ کل کسانوں نے زبردست مظاہرے کئے تھے۔ مظاہرے ایسے شدید تھے۔ کہ بعض جگہ پر پولیس کو فائر کرنے پڑے۔ کئی جگہ ہجوم پر پانی چھوڑ کر اسے منتشر کیا گیا۔ کئی لوگوں کو ان کے گھروں میں بند کر دیا گیا۔ بعض شہروں میں جرمن و اطالوی قونصل خانوں پر حملے کئے گئے۔ ایک جرمن لیڈر پر لوگوں نے حملہ کر دیا۔ بڑی مشکل سے اسے بچایا گیا۔ شاہ رومانیہ کے محلات کے اردگرد مشین گنیں نصب کر دی گئی ہیں صدر جمہوریہ امریکہ نے ٹرانسلوینیا کی واپسی کے فیصلہ کی مذمت کی ہے ۱۴ ستمبر تک اس علاقہ پر ہنگری کا قبضہ مکمل ہو جائے گا۔

لنڈن ۳ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ بحرالکاہل کے امریکن بیڑے نے نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ جزیرہ ہوائی اور ہنولولو کے بحری اڈوں میں امریکہ کے تباہ کن جہاز جمع ہو رہے ہیں۔ بحری محکمہ کا وزیر بھی آج بذریعہ ہوائی جہاز ہنولولو پہنچ گیا ہے۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آج اطالوی افواج نے بونا کے مقام پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اس جگہ معمولی فوج متعین تھی۔ برطانیہ نے اس پر قبضہ برقرار رکھنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ اس لئے اسے خالی کر دیا گیا۔

دہلی ۳ ستمبر۔ اردو کے مشہور شاعر مولانا احسن مارہروی پٹنہ میں انتقال کر گئے۔ آپ کچھ عرصہ سے بیمار تھے اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اردو کے لیکچرار بھی رہ چکے تھے۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی ہند چینی میں بھی بغاوت ہو گئی ہے۔ پہلے گورنر جنرل کے باغی ہونے پر نیا گورنر جنرل مقرر کیا گیا تھا۔ مگر وہ بھی پیٹان گورنمنٹ کے خلاف ہو گیا ہے۔ مارشل پیٹان نے کل ٹیلیفون پر اس سے بات چیت کی۔

فرانسیسی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جرمن بمباری سے تباہ شدہ شہروں کی ازسرنو تعمیر کے لئے سات کروڑ فرانک خرچ کئے جائیں۔ عوام کو مکانات کی مرمت یا تعمیر کے لئے قرضے دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ آج برطانی ہوائی جہازوں اور توپوں نے جنگ کی سالگرہ اس طرح منائی۔ کہ جرمن جہازوں کے ایک زبردست بیڑہ کو پانچ منٹ میں تتر بتر کر دیا۔ یہ لڑائی جنوب مشرقی کنارے پر ہوئی۔ نقصان کا ابھی ٹھیک پتہ تو نہیں مگر ایک بمبار اور ایک شکاری جہاز گرا لیا گیا۔ انگلش چینل پر بھی آج سخت لڑائی ہوئی۔ مگر تفصیل ابھی معلوم نہیں ہوئی

لنڈن ۳ ستمبر ٹرانسلوینیا کی علیحدگی کی وجہ سے رومانیہ میں شورش بڑھ رہی ہے۔ تین جرنیل مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور ایک نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ جنرل ڈیگال کے ساتھ مل کر آزاد فوج میں کام کرے گا۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ برطانیہ کے اخباروں نے جنگ کی سالگرہ کے موقع پر جو مضامین لکھے ہیں۔ ان میں لکھا ہے کہ ہٹلر اب اچھی طرح سمجھ گیا ہے۔ کہ وہ نہ تو ہوائی طاقت سے اور نہ بحری طاقت سے برطانیہ کو شکست دے سکتا ہے

شملہ ۳ ستمبر۔ لڑائی کے ایک سال میں ہندوستان نے نہ صرف اپنی فوجوں کے لئے بلکہ برطانوی افواج کے لئے بھی بہت سا سامان جنگ تیار کیا ہے۔ گولہ بارود کے کارخانوں میں روزانہ ۲۴ گھنٹے کام ہو رہا ہے ۴ ہزار مستری جبری بھرتی کئے جا چکے ہیں۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ چھوٹے ہتھیاروں کی تیاری کا بھی وسیع انتظام کیا جائے۔ اس سکیم پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ باقاعدہ فوج کے لئے اس سال ایک لاکھ سپاہی بھرتی کرنے کی تجویز تھی۔ جو بھرتی ہو چکے ہیں بالوسطہ ہر ماہ ۱۵ ہزار بھرتی کئے جا رہے ہیں ٹیریٹوریل کے ساڑھے سولہ بٹالین تھے اب ۲۵ کر دیئے گئے ہیں۔ سمندری بیڑا پہلے سے اڑہائی گنا کر دیا گیا ہے۔ مزید اضافہ کے لئے بمبئی اور کراچی میں سکول کھولے جا رہے ہیں ہوائی فوج کو چار گنا کرنے کا ارادہ ہے۔ اس سال ۲۲ کروڑ روپیہ بلا سود قرضہ میں اور ایک کروڑ ۳۰ لاکھ جنگی فنڈ میں وصول ہوا۔

لنڈن ۳ ستمبر۔ آج لڑائی کو شروع ہوئے پورا ایک سال گذر چکا ہے۔ مگر لڑائی کی یہ سالگرہ جرمنوں کے لئے کوئی اچھا شگون نہیں لائی۔ کیونکہ آج ۶ جرمن ہوائی جہاز گرائے گئے۔ تین تو انگلش چینل میں اور تین دریائے ٹیمز کے دہانے کے پاس۔

شملہ ۳ ستمبر مسلم لیگ نے مسلمانوں کو جنگی کمیٹیوں میں شمولیت کی جو اجازت دی ہے اس پر شملہ میں بہت اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

لاہور ۳ ستمبر۔ خیال ہے کہ جلد ہی لاہور میں ایک جنگی بیورو بنایا جائیگا۔ جس کا کام یہ ہوگا کہ وہ پبلک اور سرکاری محکمہ میں میل جول قائم رکھے۔

شملہ ۳ ستمبر۔ برطانیہ نے ہندوستان کو پٹ سن کی ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ بوریوں کا آرڈر دیا ہے۔

دہلی ۳ ستمبر پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف میں کام کرنے والوں نے یہ تجویز کیا تھا کہ لڑائی کے فنڈ میں جو چندہ وہ دیں اس سے ایک لڑنے والا ہوائی جہاز خریدا جائے اور اس کا نام ان کے ڈیپارٹمنٹ کے نام پر رکھا جائے معلوم ہوا ہے کہ محکمہ کے ڈائرکٹر جنرل نے ان کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۳ ستمبر کل دوپہر کو اطالوی جہازوں نے مالٹا پر پہنچنے کی کوشش کی۔ مگر انگریزی جہازوں نے انہیں کناروں تک بھی نہ آنے دیا۔

انقرہ ۳ ستمبر۔ سمرنا کی نمائش میں ہندوستان سے بھی نمائشی چیزیں پہنچ گئی ہیں۔ جن کو دیکھنے کے لئے لوگوں کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا ہے۔

لنڈن ۳ ستمبر جرمنی نے رومانیہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر ہنگری کے خلاف مظاہروں کو بند نہ کیا گیا تو جرمن فوجیں اس فتنہ کو کچل کر رکھ دیں گی۔ رومانیہ میں حکومت نے ایک خاص آرڈر نافذ کر کے تمام جلوس بند کر دیئے ہیں دکانیں بھی بند رہتی ہیں۔

واشنگٹن ۳ ستمبر۔ امریکہ اب تک ہر مہینے ایک ہزار ہوائی جہاز تیار کیا کرتا ہے مگر اب وہ اگلے ماہ سے ۲ ہزار ہوائی جہاز تیار کیا کرے گا۔

شملہ ۳ ستمبر آج شام کو ہز ایکسی لینسی کمانڈر انچیف نے شملہ سے لڑائی کے متعلق ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا ہمارا راستہ کٹھن ہے ہو سکتا ہے کہ وہ لمبا ہو مگر وہ راستہ ٹیڑھا نہیں ہے بلکہ سیدھا ہے آپ نے فرمایا اس جنگ سے ہمیں کئی نئی باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اگلے مورچوں پر ہمیشہ ایسی فوجیں ہونی چاہئیں۔ جن کے پاس ٹینک وغیرہ ہوں۔ اسی طرح مسلح ہوائی دستے بھی ہر وقت ان کی حفاظت کے لئے موجود رہنے چاہئیں۔ اس راستہ میں ہمیں خواہ کتنی قربانیاں کرنی پڑیں یہ امر یقینی ہے کہ فتح ہماری ہی ہوگی۔ ہم نے ہندوستان کی حفاظت کے لئے بھی کارخانوں کو بڑھا دیا ہے اور ان میں دن رات سامان جنگ تیار ہوتا رہتا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah